© rasailojaraid.com

تعیین میں آسانی رہے۔

۴۔ ینابیع الحکمۃ:

اس سلسلے کی جتنی روایات ہیں، ان کی اسانید بھی مختلف ہیں اور متون و مضامین بھی، اکثر ضعیف ہیں، بعض مراسیل ہیں۔

رزین العبدری نے ابن عباس سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

"من اخلص للہ اربعین یوما ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ قال المنذری:

ولم ارہ فی شیئ من الاصول التی جمعہا ولم اقف لہ علی اسناد صحیح ولا حسن، انما ذکر فی کتاب الضعفاء کالکامل وغیرہ ولکن رواہ الحسین بن الحسین المروزی فی زوائدہ فی کتاب الزہد لعبد اللہ بن المبارک فقال حدثنا ابومعاویۃ انبأنا حجاج عن مکحول عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ مرسلا وکذا رواہ ابو الشیخ ابن حبان وغیرہ عن مکحول مرسلاً" (الترغیب والترہیب ۲/۱)

ابونعیم نے حلیہ میں حضرت ابو ایوب سے روایت کی ہے لیکن یہ ضعیف ہے کیونکہ اس میں حجاج اور یزید بن یزید واسطی ہے جو کثیر الخطا رہے۔ دوسرا محمد بن اسماعیل ہے، وہ مجہول ہے، مکحول تابعی ہے، حضرت ابو ایوب سے اس کا سماع ثابت نہیں ہے۔ امام ابن الجوزی نے اسے موضوع کہا ہے۔ (اسنی المطالب ص ۲۰۳)

ابو ایوب والی روایت امام احمد نے بھی روایت کی ہے مگر مکحول سے مرسلاً —— اس میں "ظہرت" کی جگہ "تفجرت" کے الفاظ آئے ہیں۔ سیوطی نے جامع صغیر میں ابو ایوب والی روایت کو ضعیف کہا ہے۔ ابن عدی نے کامل میں اس کو "منکر" کہا ہے۔ امام صغانی نے اسے موضوع قرار دیا ہے، سخاوی نے بھی اسے ضعیف لکھا ہے۔

امام عراقی کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے۔

ملا علی کہتے ہیں کہ مرسل، جمہور کے نزدیک حجت ہے (موضوعات) مگر یہاں یہ مرسل خود بھی ضعیف ہے۔ صاحب الوجیز لکھتے ہیں، یہ ابو ایوب، ابن عباس اور ابو موسیٰ سے مروی ہے لیکن کلام سے خالی ایک بھی نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ولا تخلو طرقہ عن مجہولین ومتروک۔ انتہی"

امام فتنی لکھتے ہیں، ٹھیک ہے لیکن اس میں متہم ایک بھی راوی نہیں ہے (تذکرۃ الموضوعات)

بہرحال بروایت ابوموسیٰ یہ الفاظ مروی ہیں:

"من زھد فی الدنیا اربعین یوما واخلص فیہا العبادۃ اجری اللہ ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ"

لیکن ابوالشیخ میں "من زھد" کی جگہ "من اخلص" آیا ہے۔ بہرحال یہ بھی سب ضعیف روایات ہیں (فتنی) حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے لیکن ضعیف ہے:

"قال الزرکشی: ورواہ بسند ضعیف من حدیث انس"

بعض روایات میں آیا ہے:

"من اکل الحلال اربعین یوما نور اللہ قلبہ"، وفی روایۃ: "ومن حضرھا اربعین یوما یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق" قال القاری: "کانہ یرید بہ من یحضر العشاء والفجر فی جماعۃ" (موضوعات)

بہرحال روایتی حیثیت اس کی مخدوش ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اگر کوئی شخص ایسے کام اخلاص کرے تو کیا اس کا کوئی اثر ہوگا؟ یہ ممکن ہے، مگر یہ الگ بات ہے۔ روایت کی بات الگ ہے۔

۵۔ تراویح میں وقفہ کے دوران:

احناف لکھتے ہیں، جو جی کرے، کرے اور پڑھے:

"وھو مخیر فیہ ان شاء جلس ساکتا وان شاء ھلل او سبح او قرأ او صلی نافلۃ منفردا" (کبیری شرح منیۃ ص۳۸۶)

یہ انتظار کی کیفیت ہے۔ اور یہ مستحب ہے۔ کیونکہ حرمین کا یہی دستور ہے:

"وھو الانتظار مستحب لعادۃ اھل الحرمین" (کبیری)

اس کے باوجود احناف نے عوام کی سہولت کیلئے ایک تسبیح کی صورت بھی ان کے سامنے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ تین بار وقفہ میں پڑھے:

"سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملٰئکۃ والروح"

© rasailojaraid.com